بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم　　نحمدہ ونصلّی علی رسولہ الکریم　　وعلی عبدہ المسیح الموعود

جماعت احمدیہ برطانیہ کا تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی مجلّہ

ماھنامہ　　لندن

اخبار احمدیہ

جنوری، فروری ۲۰۲۵ء　　جمادی الثانی، رجب، شعبان۔ ہجری قمری ۱۴۴۶　　صلح، تبلیغ ہجری شمسی ۱۴۰۳　　شمارا ۷

"وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کریگا۔۔۔"

اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء۔ مندرجہ تبلیغ رسالت جلد اوّل صفحہ ۵۸ تا ۶۰، مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۳















بیت الفتوح میں یوم مصلح موعودؓ










مجلسِ ادارت

سرپرست	محترم رفیق احمد حیات امیر جماعت احمدیہ برطانیہ
مدیر اعلیٰ	عطاء القدوس
مدیران	مسرور احمد، داؤد احمد عابد
مینیجر	ولید احمد
معاونین	زوار بٹ، عمران احمد خالد، عمّار احمد، انس احمد، مبارک صدیقی
پروف ریڈنگ	افضال ربانی، لطیف احمد شیخ
ڈیزائننگ وکمپوزنگ	اظہر مانی
سرِورق ڈیزائن	مرزا ندیم احمد
مینیجر ترسیل	شیخ طاہر احمد

فہرست مضامین

فرمانِ الٰہی

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿سورۃ الأحزاب:41﴾

محمد تمہارے (جیسے) مَردوں میں سے کسی کا باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کا رسول ہے اور سب نبیوں کا خاتَم ہے۔ اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

فرمانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْض فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَه ؕ کہ عیسیٰ ابن مریم جب زمین پر نزول فرما ہوں گے تو شادی کریں گے اور اُن کی اولاد ہوگی۔ (مشکاۃ المصابیح کتاب الرقاق باب نزول عیسیٰ الفصل الثالث حدیث نمبر 5508 دار الکتب العلمیۃ ایڈیشن 2003ء)

کلام امام الزماں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’پھر خدائے کریم جَلَّ شَانُہٗ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور مَیں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی اور میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤں گا اور برکت دوں گا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے اور تیری نسل کثرت سے ملکوں میں پھیل جائے گی اور ہر یک شاخ تیرے جَدّی بھائیوں کی کاٹی جائے گی اور وہ جلد لا ولد رہ کر ختم ہو جائے گی۔ اگر وہ توبہ نہ کریں گے تو خدا ان پر بلا پر بلا نازل کرے گا یہاں تک کہ وہ نابود ہو جائیں گے۔ ان کے گھر بیواؤں سے بھر جائیں گے اور ان کی دیواروں پر غضب نازل ہوگا۔ لیکن اگر وہ رجوع کریں گے تو خدا رحم کے ساتھ رجوع کرے گا۔ خدا تیری برکتیں اردگرد پھیلائے گا اور ایک اجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد کرے گا۔ اور ایک ڈراؤنا گھر برکتوں سے بھر دے گا۔ تیری ذریت منقطع نہیں ہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہے گی۔ خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے، عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا۔

پر تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا اور ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں وہ خود ناکام رہیں گے اور ناکامی اور نامرادی میں مریں گے لیکن خدا تجھے بکلّی کامیاب کرے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس واموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا اور وہ مسلمانوں کے اس دوسرے گروہ پر تا بروز قیامت غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں کا گروہ ہے۔ خدا انہیں نہیں بھولے گا اور فراموش نہیں کرے گا اور وہ علیٰ حسب الاخلاص اپنا اپنا اجر پائیں گے۔ تُو مجھ سے ایسا ہے جیسے انبیائے بنی اسرائیل (یعنی ظلّی طور پر ان سے مشابہت رکھتا ہے)۔ تُو مجھ سے ایسا ہے جیسی میری توحید۔ تُو مجھ سے اور مَیں تجھ سے ہوں اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا بادشاہوں اور امیروں کے دل میں تیری محبت ڈالے گا یہاں تک کہ وہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اے منکرو اور حق کے مخالفو! اگر تم میرے بندہ کی نسبت شک میں ہو۔ اگر تمہیں اس فضل واحسان سے کچھ انکار ہے جو ہم نے اپنے بندہ پر کیا تو اس نشان رحمت کی مانند تم بھی اپنی نسبت کوئی سچا نشان پیش کرو اگر تم سچے ہو اور اگر تم پیش نہ کر سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز پیش نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو کہ جو نافرمانوں اور جھوٹوں اور حد سے بڑھنے والوں کیلئے تیار ہے۔'' (اشتہار 20 فروری 1886ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 102، 103 ایڈیشن 1984)

پیشگوئی مصلح موعود کی عظمت بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے۔ جس کو خدائے کریم جلّشانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤف رحیم محمد مصطفی ﷺ کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ واولیٰ واکمل وافضل واتم ہے۔ کیونکہ مردے کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دعا کر کے ایک روح کو واپس منگوایا جاوے۔ .... اس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ واحسانہ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء ﷺ خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیائے موتٰی کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مردے کی بھی روح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ایک روح ہی منگائی گئی ہے۔ مگر ان روحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔ جو لوگ مسلمانوں میں چھپے ہوئے مرتد ہیں وہ آنحضرت ﷺ کے معجزات کا ظہور دیکھ کر خوش نہیں ہوتے بلکہ ان کو بڑا رنج پہنچتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا''۔ (اشتہار واجب الاظہار 22 مارچ 1886ء مجموعہ اشتہارات۔ جلد اول صفحہ صفحہ 99-100 مطبوعہ ربوہ)

پیشگوئی مصلح موعود

بِاِلْھَامِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاِعْلَامِہٖ عَزَّوَجَلَّ خدائے رحیم وکریم بزرگ وبرتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے(جَلَّ شَاْنُہٗ وَعَزَّ اِسْمُہٗ) مجھ کواپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔اسی کے موافق جوتو نے مجھ سے مانگا۔سومَیں نے تیری تضرعات کوسنااور تیری دعاؤں کواپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو(جو ہوشیار پور اورلدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔سوقدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔فضل اوراحسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہےاور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔اے مظفر! تجھ پر سلام۔خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہواور تاحق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جوخدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدااورخدا کے دین اور اس کی کتاب اوراس کے پاک رسول محمد مصطفی ﷺ کوانکاراور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملےاور مجرموں کی راہ ظاہر ہوجائے۔سو تجھے بشارت ہوکہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ایک ذکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔اس کا نام عَنْمَوَائِیْل اور بشیر بھی ہے۔اس کومقدس روح دی گئی ہےاوروہ رجس سے پاک ہے۔وہ نوراللہ ہے۔مبارک وہ جوآسمان سے آتا ہے۔اس کے ساتھ فضل ہے جواس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔وہ صاحب شکوہ اورعظمت اور دولت ہوگا۔وہ دنیا میں آئے گا اوراپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پرکیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْھَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔ مَظْھَرُ الْحَقِّ وَا لْعَلَاءِ۔ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔نور آتا ہےنور۔جس کوخدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گےاور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔وہ جلد جلد بڑھے گا اوراسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اورزمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اورقومیں اس سے برکت پائیں گی۔تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا وَ کَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔'' (اشتہار 20رفروری 1886ء۔مجموعہ اشتہارات جلداول صفحہ 103-100 مطبوعہ ربوہ)

ارشادِ خلیفۂ وقت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا اور آپ یہی سمجھتے تھے۔ آپ اپنی کتاب ''تریاق القلوب'' جو روحانی خزائن کی جلد 15 ہے اس کے صفحہ 219 میں فرماتے ہیں کہ:

''محمود جو میرا بڑا بیٹا ہے اس کے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی 1888ء میں'' (یعنی 10؍جولائی 1888ء کا جو اشتہار ہے) ''اور نیز اشتہار یکم دسمبر 1888ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا پیشگوئی کی گئی اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے سے پہلے ہی لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔ چنانچہ اب تک ہمارے مخالفوں کے گھروں میں صدہا یہ سبز رنگ اشتہار پڑے ہوئے ہوں گے۔ اور ایسا ہی دہم جولائی 1888ء کے اشتہار بھی ہر ایک کے گھر میں موجود ہوں گے۔ پھر جب کہ اِس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی اور مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں میں سے کوئی بھی فرقہ باقی نہ رہا جو اس سے بے خبر ہو۔ تب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے 12؍جنوری 1889ء کو مطابق 9؍جمادی الاوّل 1306ھ میں بروز شنبہ'' (یعنی ہفتہ کے دن) ''محمود پیدا ہوا۔ اور اس کے پیدا ہونے کی میں نے اس اشتہار میں خبر دی ہے جس کے عنوان پر ''تکمیل تبلیغ'' موٹی قلم سے لکھا ہوا ہے جس میں بیعت کی دس شرائط مندرج ہیں۔ اور اس کے صفحہ 4 میں یہ الہام پسر موعود کی نسبت ہے

اے فخرِ رُسل قُربِ تو معلومم شد دیر آمدہٗ زراہ دُور آمدہٗ (تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 219)

کہ اے رسولوں کے فخر تیرا خدا کے نزدیک مقامِ قرب مجھے معلوم ہو گیا ہے۔ تو دیر سے آیا ہے اور دور کے راستے سے آیا ہے۔

پھر اپنی کتاب ''سراجِ منیر'' جو روحانی خزائن کی جلد 12 میں ہے اُس کے صفحہ 36 پر تحریر فرماتے ہیں کہ:

''پانچویں پیشگوئی مَیں نے اپنے لڑکے محمودؔ کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اَب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے''۔

(سراجِ منیر روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 36)

پھر اپنی کتاب حقیقۃ الوحی جو روحانی خزائن کی بائیسویں جلد ہے اُس کے صفحہ 373 میں فرماتے ہیں کہ:

''ایسا ہی جب میرا پہلا لڑکا فوت ہو گیا'' (یعنی کہ ان سے پہلے جو بیٹا فوت ہوا تھا) ''تو نادان مولویوں اور ان کے

دوستوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں نے اُس کے مرنے پر بہت خوشی ظاہر کی اور بار بار اُن کو کہا گیا کہ 20 فروری 1886ء میں یہ بھی ایک پیشگوئی ہے کہ بعض لڑکے فوت بھی ہوں گے۔ پس ضرور تھا کہ کوئی لڑکا خوردسالی میں فوت ہوجاتا۔ تب بھی وہ لوگ اعتراض سے باز نہ آئے۔ تب خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی۔ چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے۔ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم ستمبر 1888ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی'' (اُس کا حوالہ دے رہے ہیں حقیقۃ الوحی میں) ''جس کے مطابق جنوری 1889ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہٖ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے''۔ (حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 373-374)

پھر تریاق القلوب جو روحانی خزائن کی جلد 15 ہے اُس کے صفحہ 214 پر آپ فرماتے ہیں:

''میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمودؔ ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ محمودؔ۔ تب میں نے اِس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا۔ جس کی تاریخ اشاعت یکم دسمبر 1888ء ہے اور یہ اشتہار مورخہ یکم دسمبر 1888ء ہزاروں آدمیوں میں شائع کیا گیا اور اب تک اس میں سے بہت سے اشتہارات میرے پاس موجود ہیں''۔ (تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 214)

پھر ضمیمہ انجامِ آتھم میں روحانی خزائن کی جلد 11 کے صفحہ 299 میں آپ فرماتے ہیں:

''پھر ایک اور نشان یہ ہے جو یہ تین لڑکے جو موجود ہیں ہر ایک کے پیدا ہونے سے پہلے اس کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ چنانچہ محمود جو بڑا لڑکا ہے اس کی پیدائش کی نسبت اس سبز اشتہار میں صریح پیشگوئی مع محمود کے نام کے موجود ہے جو پہلے (لڑکے) کی وفات کے بارے میں شائع کیا گیا تھا۔ جو رسالہ کی طرح کئی ورق کا اشتہار سبز رنگ کے ورقوں پر ہے''۔ (ضمیمہ انجامِ آتھم روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 299)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بیٹے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو موعود بیٹے کا مصداق سمجھتے تھے جس نے دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر دیا۔ آج بھی بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں اس لئے میں نے یہ وضاحت کی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی باون سالہ خلافت کا دور اس عظیم پیشگوئی کے پورا ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپ کی تحریرات، آپ کی تقریریں اُس درد سے بھری ہوئی ہیں جو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو دنیا میں قائم کرنے کیلئے آپ کے دل میں تھا۔ آپ کا علم وعرفان اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو علومِ ظاہری و باطنی سے پُر فرمایا۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 17 فروری 2012)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیشگوئی میں مندرج 52 صفات

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا ہے، اُسی سال کے جلسہ سالانہ میں تقریر فرماتے ہوئے یہ باون علامات بیان فرمائی تھیں۔ آپ فرماتے ہیں:

’’چنانچہ اگر اس پیشگوئی کا غور سے مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس پیشگوئی میں آنے والے موعود کی یہ یہ علامتیں بیان کی گئی ہیں۔ پہلی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ قدرت کا نشان ہوگا۔ دوسری علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ رحمت کا نشان ہوگا۔ تیسری علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ قربت کا نشان ہوگا۔ چوتھی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فضل کا نشان ہوگا۔ پانچویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ احسان کا نشان ہوگا۔ چھٹی علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ صاحبِ شکوہ ہوگا۔ ساتویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ صاحبِ عظمت ہوگا۔ آٹھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ صاحبِ دولت ہوگا۔ نویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مسیحی نفس ہوگا۔ دسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ گیارھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کلمۃ اللہ ہوگا۔ بارہویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ کی رحمت اور غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہوگا۔ تیرھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ سخت ذہین ہوگا۔ چودھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ سخت فہیم ہوگا۔ پندرھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ دل کا حلیم ہوگا۔ سولہویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ علومِ ظاہری سے پُر کیا جائے گا۔ سترھویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ علومِ باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اٹھارویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ انیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ دوشنبہ کا اس کے ساتھ خاص تعلق ہوگا۔ بیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فرزندِ دلبند ہوگا۔ اکیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ گرامی ارجمند ہوگا۔ بائیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مظہر الاول ہوگا۔ تیئسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ مَظْهَرُ الْآخِر ہوگا۔ چوبیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مَظْهَرُ الْحَق ہوگا۔ پچیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ مَظْهَرُ الْعَلَاء ہوگا۔ چھبیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ کا مصداق ہوگا۔ ستائیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کا نزول بہت مبارک ہوگا۔ اٹھائیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کا نزول جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ انتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ نور ہوگا۔ اورتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ خدا کی رضامندی کے عطر سے ممسوح ہوگا۔ اکتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ خدا اس میں اپنی روح ڈالے گا۔ بتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ تینتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ چونتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ پینتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ چھتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ سینتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ اڑتیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ دیر سے آنے والا ہوگا۔ انتالیسویں

علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ دور سے آنے والا ہوگا۔ چالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فخرِ رسل ہوگا۔ اکتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کی ظاہری برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ بیالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ اُس کی باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ تینتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ یوسف کی طرح اس کے بڑے بھائی اس کی مخالفت کریں گے۔ چوالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ بشیر الدولہ ہوگا۔ پینتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ شادی خاں ہوگا۔ چھیالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ عالمِ کباب ہوگا۔ سینتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر ہوگا۔ اڑتالیسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کلمۃ العزیز ہوگا۔ انچاسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے وہ کلمۃ اللہ خان ہوگا۔ پچاسویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ ناصر الدین ہوگا۔ اکیاونویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ فاتح الدین ہوگا اور باونویں علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ بشیرِ ثانی ہوگا۔"

(الموعود۔ انوار العلوم جلد نمبر 17 صفحہ نمبر 562 تا 565 مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر دنیا میں آنحضرت ﷺ کا عاشق کوئی نہیں ہے۔ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں۔

"اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں جن کی پیروی سے خدائے تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اٹھتے ہیں اور اِسی جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں اور قرآن شریف جو سچی اور کامل ہدایتوں اور تاثیروں پر مشتمل ہے جس کے ذریعہ سے حقّانی علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں اور بشری آلودگیوں سے دل پاک ہوتا ہے اور انسان جہل اور غفلت اور شبہات کے حجابوں سے نجات پا کر حق الیقین کے مقام تک پہنچ جاتا ہے"۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد اوّل صفحہ 558،557 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

اداریہ

زندہ مذہب وہی ہوتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت نمائی کے جلوے ہمیشہ نظر آتے رہیں۔اور آج زندہ مذہب ہونے کا صرف دعویٰ ہی نہیں بلکہ اس کا عملی ثبوت صرف اور صرف اسلام ہی دیتا ہے۔اسلام کا خدا وہ خدا ہے اب بھی وہ جس کو بھی چاہے کلیم بنا سکتا ہے۔اُس سے اب بھی بولتا ہے، دعاؤں کو سنتا ہے اور جواب دیتا ہے اور اپنی قدرت کے جلوے دکھاتا ہے۔اور اس زمانے میں اپنی قدرت کے اظہار کے لئے اس نے اپنے وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا جس کے اس زمانے میں آنے کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔

پس مسلمانوں میں بھی آج جماعت احمدیہ ہی وہ جماعت ہے جو آج بھی اللہ تعالیٰ کو اپنی تمام تر صفات کے ساتھ قادر و مقتدر یقین کرتا ہے۔اس یقین پر قائم ہے کہ خدا تعالیٰ آج بھی وہی قدرتیں رکھتا ہے، وہی قدرتیں دکھاتا ہے جیسا کہ ازل سے دکھاتا چلا آرہا ہے۔لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو خاتم الانبیاء ہیں، آپ کی بعثت کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ مقدر کر دیا ہے کہ اب تمام قسم کے انعامات کے حصول کا ذریعہ اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا راستہ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی مل سکتا ہے اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام، مسیح موعود و مہدی معہود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ کامل عاشقِ صادق ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے اس زمانے میں بھیجا ہے۔اور پھر آپ سے تکمیلِ تبلیغ ہدایت کا بھی وعدہ فرمایا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کے وہ پہلوان ہیں جن کو خود خدا تعالیٰ نے جری اللہ کہہ کر مخاطب فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ خطاب آپ کو کیوں عطا فرمایا؟ اس لئے کہ بچپن سے ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ، آنحضرت ﷺ اور اسلام کی محبت کوٹ کوٹ کر بھر دی تھی اور آپ اسلام کے دفاع کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ ہر مذہب کے بارہ میں آپ کا گہرا مطالعہ اور علم تھا اور ہر مذہب کے مقابل پر اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے آپ ہمہ وقت مصروف رہتے تھے۔ جب ہندوستان میں عیسائی مشنریز کا زور ہوا اور اسلام اور بانی اسلام ﷺ کے خلاف سینکڑوں کتابیں لکھی گئیں۔ اس زمانہ میں لاتعداد پمفلٹ اور اشتہارات تقسیم ہوئے جس نے مسلمانوں کو عیسائیت کی جھولی میں ڈالنا شروع کر دیا اور جو عیسائیت میں شامل نہیں ہوئے ان میں سے لاتعداد مسلمان ایسے تھے جن کے ذہنوں میں اسلام کی تعلیم کے خلاف شبہات پیدا ہونے لگے۔ اور پھر عیسائیت کے اس حملے کے ساتھ ہی آریہ سماج اور برہمو سماج اٹھے۔ یہ تحریکیں بھی پورے زور سے شروع ہوئیں اور مسلمانوں کا اس وقت یہ حال تھا کہ بجائے اس کے کہ دوسرے مذاہب کا مقابلہ

کریں آپس میں دست وگریباں تھے ایک دوسرے پر تکفیر کے فتوے لگا رہے تھے۔ اس وقت اسلام کی اس نازک حالت پر اگر کوئی حقیقت میں فکرمند تھا اور اسلام کا دفاع کرنا چاہتا تھا تو وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام تھے۔ اس وقت اسلام پر جو حملے ہو رہے تھے آپ نے ان سب کے توڑ کے لئے ایک کتاب لکھی جس کا نام براہین احمدیہ رکھا جس میں آپ نے قرآن کریم کو کلام الٰہی اور ہر لحاظ سے مکمل کتاب کے طور پر پیش کیا اور اسی طرح آنحضرت ﷺ کی نبوت اور آپ کا افضل ہونا ثابت کیا اور ناقابل تردید دلائل سے ثابت کیا۔ جس نے تمام مذاہب جو اسلام کے مقابلہ پر تھے اُن کو ہلا کر رکھ دیا اور وہ اسلام کے خلاف ہر قسم کے اوچھے اور گھٹیا حملے کرنے میں اور زیادہ تیز ہو گئے۔ آپ کے اس نئے انداز نے جو آپ نے براہین احمدیہ میں پیش فرمایا اور آپ کا اسلام کے دفاع کا، اسلام کی تعلیم کی خوبصورتی بیان کرنے کا جو طریق تھا اس کو بہت سے مسلمان علماء نے بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ لیکن جب آپ نے اشتہاروں وغیرہ کے ذریعہ سے اسلام کے پیغام کو مزید وسعت دی تو مسلمانوں کا بھی ایک طبقہ آپ کے خلاف ہو گیا اور غیروں کے ساتھ مل کر آپ کے خلاف محاذ آرائی شروع کر دی۔ آپؑ نے اُس زمانہ میں اسلام کا پیغام جس جوش سے دنیا تک پہنچایا اس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے اور آپ کے ایک صحابی حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب کے حوالہ سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے یہ بیان کیا ہے کہ اُس وقت آپ نے 20 ہزار کی تعداد میں اشتہار چھپوایا اور دنیا کے مختلف حصوں میں جہاں بھی اس زمانہ میں ڈاک جاسکتی تھی تمام بادشاہوں اور ارباب حکومت کو، وزیروں کو، مدبرین کو، مصنفین کو، علماء کو، نوابوں وغیرہ کو وہ اشتہار بھجوایا۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب آپ کا دعویٰ مسیحیت نہیں تھا بلکہ مجدد کے طور پر آپؑ نے پیغام دیا تھا اور اسلام کی خوبیاں بیان کی تھیں۔ بہرحال اس پیغام سے جب یہ دنیا میں مختلف جگہوں پر گیا تھا تو دنیا کے لوگوں میں ایسی خاص کوئی ہل جل پیدا نہیں ہوئی لیکن ہندوستان کے اندر جو دوسرے مذاہب تھے جن کا اندازہ تھا کہ اب ہم نے مسلمانوں کو اپنے اندر سمیٹا ہی سمیٹا، ان پر ایک زلزلہ آ گیا۔ جب ان لوگوں نے دیکھا کہ اسلام کے دفاع میں ایک کتاب لکھی گئی ہے اور اب براہ راست مقابلہ کے لئے اور اسلام کی عظمت بیان کرنے کے لئے اشتہارات بھی تقسیم کئے جا رہے ہیں تو ظاہر ہے کہ وہ غیر مسلم جو بھی حربہ اسلام کے خلاف استعمال کر سکتے تھے انہوں کیا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا بعض مسلمان بھی اپنی کینہ پروری کی وجہ سے ان کی ہاں میں ہاں ملانے لگے اور آپ کے خلاف ہو گئے۔ بہرحال اس صورت حال میں آپ نے بڑے درد سے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں کہ مَیں تیرے آخری اور کامل دین اور حضرت خاتم الانبیاء ﷺ جو تیرے بہت زیادہ پیارے ہیں ان کے دفاع کے لئے سب کچھ کر رہا ہوں اس لئے اے اللہ تُو میری مدد کر۔ اور اس سوچ کے ساتھ آپ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ ایک چلہ کشی کریں۔ یعنی چالیس دن تک علیحدہ ایک جگہ پر اللہ تعالیٰ سے خاص دعائیں کریں تاکہ خدا تعالیٰ سے اسلام کی سچائی اور آنحضرت ﷺ کی صداقت کا خاص تائیدی نشان مانگیں۔ اس کے لئے پہلے آپ نے استخارہ کیا کہ کس جگہ پر چلہ کشی کی جائے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ بتایا گیا کہ یہ چلہ کشی کا مقام ہوشیار پور ہوگا۔ چنانچہ آپ نے اس مقصد کے لئے ہوشیار پور کا سفر اختیار کیا۔ آپ کے ساتھ اس

وقت تین ساتھی تھے جن میں ایک تو مولوی عبداللہ سنوری صاحب تھے، حافظ حامد علی صاحب تھے اور فتح خان صاحب تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک دوست شیخ مہر علی صاحب کو جو ہوشیار پور کے تھے خط لکھا کہ مَیں وہاں دو ماہ کے لئے آ رہا ہوں۔ میرے لئے ایک علیحدہ گھر کا انتظام کر دیں تا کہ علیحدگی میں صحیح طرح خدا تعالیٰ کی عبادت ہو سکے۔ آپ نے اپنے ساتھیوں کو بھی کہہ دیا کہ اس عرصہ میں کوئی مجھے نہ ملے اور کسی قسم کی ملاقاتیں نہیں ہوں گی۔ بہر حال شیخ صاحب نے اپنا ایک مکان جو شہر سے باہر تھا اس میں آپ کا انتظام کروا دیا۔ آپ وہاں چلّہ کشی کے لئے 22 جنوری 1886ء کو پہنچے اور دوسری منزل میں جا کر اپنے ٹھہرنے کا فیصلہ فرمایا اور اپنے ساتھیوں کو ہدایت کر دی۔ (جیسا کہ بعد میں انہوں نے بتایا) کہ نہ کوئی مجھے ملے اور نہ تم لوگوں نے مجھ سے کوئی بات کرنی ہے حتیٰ کہ کھانے وغیرہ کے لئے جب کھانا لے کر آ ؤ تو میرے کمرے میں رکھ دینا۔ جب مَیں نے کھانا ہو گا کھا لوں گا۔

بہر حال اس چلّہ کے دوران اللہ تعالیٰ نے آپ پر بہت سے انکشافات فرمائے۔ چنانچہ 20 فروری 1886ء کو آپ نے وہیں سے ایک اشتہار شائع فرمایا اور اسے مختلف علاقوں میں بھجوایا۔ اس میں بہت ساری پیشگوئیاں تھیں جو اللہ تعالیٰ نے بڑی شان سے آپ کی زندگی میں پوری کیں اور بعد میں بھی پوری کرتا گیا۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 20 فروری 2009)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جس زمانے میں یہ عظیم الشان پیشگوئی کی گئی اس وقت اس کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیشگوئی شائع فرمائی تو اُس وقت پنڈت لیکھرام نے نہایت گھٹیا زبان استعمال کرتے ہوئے ہر پیشگوئی کے مقابلے پر اپنی دریدہ دہنی اور اخلاقی گراوٹ کا مظاہرہ کیا۔ پنڈت لیکھرام کی اخلاقی حالت اور پیشگوئی پر اس کی جو غیظ و غضب کی حالت تھی اُس کے چند نمونے پیش کرتا ہوں۔ اس کو سارا بیان کرنا بھی مشکل ہے۔ ایک دو مثالیں دے دیتا ہوں۔

پنڈت لیکھرام نے 18 مارچ 1886ء کو نہایت گستاخانہ لب و لہجے میں ایک مفتریانہ اشتہار شائع کیا جس میں حرف بحرف خدا تعالیٰ کے حکم سے لکھنے کا ادّعا کر کے جواب دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ مَیں تیری ذرّیت کو بہت بڑھاؤں گا تو وہ لکھتا ہے کہ ''آپ کی ذرّیت بہت جلد منقطع ہو جائے گی۔ غایت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی'' (زیادہ سے زیادہ تین سال تک شہرت رہے گی)۔ ''نیز کہا کہ اگر کوئی لڑکا پیدا بھی ہوا تو وہ آپ کی پیشگوئی میں بیان شدہ صفات سے برعکس رحمت کا نشان نہیں، زحمت کا نشان ثابت ہو گا۔ وہ مصلح موعود نہیں ہو گا مفسد موعود ہو گا۔'' (نعوذ باللہ)

چنانچہ اس بدزبان نے پسرِ موعود سے متعلق پیشگوئی کی ایک ایک صفت کو اپنے تجویز کردہ الفاظ کے سانچے میں ڈھال کر پوری بےحجابی سے لکھا (اور یہاں تک لکھ دیا کہ) ''خدا کہتا ہے کہ جھوٹوں کا جھوٹا ہے۔ مَیں نے کبھی اس کی دعا نہیں سنی اور نہ قبول کی''۔ (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 1 صفحہ 280 مطبوعہ ربوہ) اور پھر جب اس کا انجام ہوا وہ تو ساری دنیا کو معلوم ہے۔

اس قسم کی دریدہ دہنی اور مفتریانہ باتوں سے اس کا اشتہار بھرا پڑا ہے۔ یہ تو ہندو تھا جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چیلنج دیا تھا۔ اسی طرح کچھ عیسائی پادریوں نے بھی جو اسلام کے مخالف تھے، اس قسم کی باتیں کیں۔ لیکن بعض مسلمان کہلانے والوں نے بھی اپنی دریدہ دہنی کا مظاہرہ کیا۔ ان لوگوں کی باتوں کو سن کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اشتہار شائع فرمایا۔ اُس میں آپ نے اس موعود بیٹے کی پیشگوئی کی عظمت کے بارہ میں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ’’آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّ شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤوف و رحیم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے۔ اور درحقیقت یہ نشان ایک مُردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتمّ ہے کیونکہ مُردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جنابِ الٰہی میں دعا کر کے ایک روح واپس منگوایا جاوے.................. اس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ و احسانہٖ و ببرکتِ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاءِ موتٰی کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مُردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مُردہ کی بھی روح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ایک روح ہی منگائی گئی ہے۔ مگر ان روحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔ جو لوگ مسلمانوں میں چھپے ہوئے مرتد ہیں وہ آنحضرت ﷺ کے معجزات کا ظہور دیکھ کر خوش نہیں ہوتے بلکہ ان کو بڑا رنج پہنچتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟‘‘۔ (اشتہار واجب الاظہار 22 مارچ 1886ء مجموعہ اشتہارات۔ جلد اول صفحہ 99 تا 100 مطبوعہ ربوہ۔ صفحہ 114-115 مطبوعہ لندن) (خطبہ جمعہ فرمودہ 18 فروری 2011)

حقیقت یہ ہے کہ پیشگوئی مصلح موعود اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے اور آنحضور ﷺ کی تقدیس اور جلال کے اظہار کے لئے ایک عظیم وعدہ ہے جو بنی نوع انسان کو دیا گیا ہے، اور یہ تائیدی نشانات جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے یہ درحقیقت آنحضرت ﷺ کی شان بلند کرنے کے لئے ہیں۔۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی رُوحو جو مشرق و مغرب میں آباد ہو! مَیں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے۔ اور ہمیشہ کی رُوحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدّس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی رُوحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم رُوح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں‘‘۔ (تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 141)

پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے

حضرت مصلح موعودؓ کے مختلف موضوعات پر بصیرت افروز لیکچرز و خطابات پر ایک نظر۔

خلاصہ خطبہ جمعہ 21 / فروری 2025

بشکریہ الفضل انٹرنیشنل

☆......حضرت مصلح موعودؓ دنیاوی مضمونوں میں بہت کمزور تھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ سے
علمی، دینی اور انتظامی کام ایسے ایسے کروائے ہیں ۔
کہ بڑے بڑے پڑھے لکھے بھی آپ کے سامنے طفلِ مکتب لگتے ہیں اور آپ کا باون سالہ دَورِ خلافت اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

☆......بہت سی تقاریر آپؓ نے غیروں کے سامنے کیں اور وہ ان کی گہرائی اور معرفت کی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکے۔

☆......اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پیشگوئی میں جو وعدہ فرمایا تھا
اسے ہر پہلو سے حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمدؓ میں پورا ہوتا دکھایا۔

☆......آپ کے علم و عرفان کے اس لٹریچر کو ہمیں پڑھنے کی بھی کوشش کرنی چاہیے۔
اور بہت ساری ایسی باتیں ہیں جو آجکل کے حالات میں بھی منطبق ہو رہی ہیں اور اس سے ہم فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21 / فروری 2025 بمطابق 21 / تبلیغ 1404 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یو کے

یہ خطبہ مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔ جمعہ کی اذان دینے کی سعادت مولانا فیروز عالم صاحب کے حصے میں آئی۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کل بیس فروری تھی، یہ دن جماعت میں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے جانا جاتا ہے، اس دن یا اس حوالے سے ان دنوں میں آگے پیچھے پیشگوئی مصلح موعود کے جماعتوں میں جلسے بھی ہوتے ہیں۔

یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک لمبی پیشگوئی ہے، جس میں ایک بیٹے کی پیدائش اور اس کی خصوصیات کا ذکر ہے، 20 / فروری 1886 کو اس کو اشتہار کی صورت میں شائع کیا گیا۔

اس پیشگوئی میں لڑکے کی خصوصیات کے بارہ میں الہامی الفاظ کا ایک

حصّہ اس طرح سے ہے کہ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور پھر ہے کہ علومِ ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اس کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بیٹا عطا فرمایا، جو ان خصوصیات کا حامل تھا، جن کا نام بشیر الدین محمود احمد ہے، ان کو مصلح موعود بھی کہا جاتا ہے۔

جیسا کہ پیشگوئی کے الفاظ ہیں کہ وہ لڑکا علومِ ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا، خدا تعالیٰ نے خود ان کی ذہانت کو جلا بخشی اور علوم سے پُر کیا۔ دنیاوی مضمونوں میں آپؓ بہت کمزور تھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے آپؓ سے علمی، دینی اور انتظامی کام ایسے ایسے کروائے ہیں کہ بڑے بڑے پڑھے لکھے بھی آپ کے سامنے طفلِ مکتب یعنی بالکل بچے لگتے ہیں۔ اور آپ کا باون سالہ دَورِ خلافت اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

آپ نے دنیا کے مختلف موضوعات پر بے شمار تقاریر کیں، مضامین لکھے، دینی اور قرآنی علوم کی تو کوئی انتہا ہی نہیں ہے۔ آپ نے دنیاوی موضوعات، ملکی اور بین الاقوامی سیاست پر بھی تقاریر کیں اور مضامین لکھے۔ تاریخی حوالے سے غیر معمولی معیار کے مضامین لکھے اور تقاریر کیں۔ اقتصادی امور اور دنیا کے مختلف نظاموں، سوشل ازم، کمیونزم، کیپٹلزم کا بھی تجزیہ کیا اور تقریر کی اور بعد میں کتابی صورت میں بھی چھپ گئی اور یہ جماعت کے لٹریچر میں موجود ہے۔ حتّٰی کہ عسکری وفوجی معاملات اور سائنسی اور علمی موضوعات پر بھی علم ومعرفت کی وہ باتیں بیان فرمائیں کہ انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

مَیں چند نمونے یہاں پیش کروں گا جو صرف تعارف پر مبنی ہیں۔

آپؓ نے ترکی کا مستقبل اور مسلمانوں کا فرض کے نام پر ایک مشورہ دیا اور اس پر تبصرہ کیا، یہ 1919 یعنی آپ کی خلافت کے ابتدائی دَور کی بات ہے۔ اس کا تعارف یہ ہے کہ اتحادِ ملّت کے ہر موقعے سے پوری طرح فائدہ اٹھانے کے لیے حضورؓ نے، ایسے وقت میں جبکہ ترکیہ حکومت خطرے میں تھی، نہایت مدبّرانہ راہنمائی کرتے ہوئے 18/ستمبر 1919 کو یہ کتاب تحریر فرمائی۔ مختلف الخیال مسلمانوں کے اتحاد اور اجتماع کے لیے آپؓ نے یہ راہنما اصول بیان فرمایا کہ میرے نزدیک اس جلسے کی بنیاد (وہاں ترکی کے حق میں جلسہ ہونا تھا) صرف یہ ہونی چاہیے کہ ایک مسلمان کہلانے والی سلطنت کو ہٹا دینا یا ریاستوں کی حیثیت دینا ایک ایسا فعل ہے، جسے ہر ایک فرقہ جو مسلمان کہلاتا ہے، ناپسند کرتا ہے اور اس کا خیال بھی اس پر گراں گزرتا ہے۔

ترکیہ کی بہتری کے لیے آپ نے ایک مشورہ یہ بھی دیا کہ صرف جلسوں اور لیکچروں سے کام نہیں چل سکتا، نہ روپیہ جمع کر کے اشتہاروں اور ٹریکٹوں کے شائع کرنے سے بلکہ ایک باقاعدہ جدوجہد سے جو دنیا کے تمام ممالک میں اس امر کے انجام دینے کے لیے کی جاوے۔

حضور انور نے اس پر تبصرہ فرمایا کہ یہی بات آج بھی مسلمانوں کو سوچنی چاہیے، یہ تو صرف اس زمانے میں ترکی حکومت سے اس بات کا تعلق تھا، آج پہلے سے بڑھ کر مسلمان دنیا اور عرب دنیا کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ صرف نعرے لگانے، میٹنگیں کرنے سے کام نہیں بنے گا بلکہ عملی اقدام اٹھانے پڑیں گے۔

ترکوں یا اسلام کے خلاف بغض وتعصب کی وجہ بیان کرتے ہوئے، اس صورتحال کی تبدیلی کے لیے آپ نے یہ راہنمائی فرمائی کہ مسلمان اپنی غلطی سے تائب ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور خود اسلام کو سمجھیں اور اس کی حقیقت سے آگاہ ہوں اور دوسروں کو آگاہ کریں تا کہ وہ نکبت وادبار جو اس وقت مسلمانوں پر آ رہا ہے، وہ دُور ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ پس یہی اصول آج بھی مسلمانوں کو اپنانے کی ضرورت ہے، نہیں تو اسلام مخالف دنیا مسلمان ممالک کے گرد گھیرا تنگ کرتی چلی جائے گی اور کر رہی ہے۔

پھر ایک موقع آل پارٹیز کانفرنس کا پیدا ہوا، اس پر آپ نے آل پارٹیز کانفرنس کے پروگرام پر ایک نظر کے عنوان سے ہدایات دیں۔ یہ پمفلٹ حضور نے آل انڈیا پارٹیز کانفرنس میں پیش کرنے کے لیے 13/جولائی 1925 کو تحریر فرمایا۔ اس پمفلٹ میں حضورؓ نے پہلے اسلام کی مذہبی اور سیاسی تعریف بیان فرمائی اور تمام مسلمان فرقوں کے سامنے یہ زرّیں اصول پیش کیا کہ سیاسی معاملات میں مسلمان مکمل اتحاد اور یکجہتی کا مظاہرہ کریں، کیونکہ سیاسی لحاظ سے اگر آپ کسی قوم کو الگ کر دیں گے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ دوسری قوموں کی طرف رجوع نہ کرے۔ اس کے بعد اسلام کی ترقی و ترویج اور اس کے سیاسی استحکام کے لیے بعض تجاویز دیں۔

آپؓ نے فرمایا کہ قیامِ امن کے لیے ایک دوسرے کے مذہبی معاملات میں دخل نہ دیا جائے، وسعتِ حوصلہ کے ساتھ دوسروں کو عقیدے کے مطابق کام کرنے دیں اور خود اپنے عقیدے کے مطابق کام کریں۔

حضورؓ نے تجارت اور صنعت و حرفت کے متعلق فرمایا کہ تجارت ایک ایسا شعبہ ہے کہ جس سے مسلمانوں نے سب سے زیادہ تغافل برتا ہے اور تجارتی لحاظ سے وہ ہندوؤں کے غلام بن کر رہ گئے ہیں (اُس وقت یہی حالات تھے، آجکل اس معاملہ میں دنیا کی حکومتوں اور تاجروں کے غلام ہم بن گئے ہیں۔ پس اس طرف مسلمان حکومتوں کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔)

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان اور بعض مسلمان ممالک میں عمومی طور پر تو یہی صورتحال ہے، خاص طور پر احمدیوں کے لیے یہ سوچ کہ یہ کافر ہیں، ویسے تو ہر فرقہ دوسرے فرقے کو بھی کافر کہتا ہے اور غیر مسلم دنیا میں اسی وجہ سے غلط تاثر پیدا ہو رہا ہے اور یہ بات مسلمانوں کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ پس اس نقطے کو آج بھی مسلمان حکومتوں اور مسلمانوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

ہندوستان، پاک و ہند، کے اس وقت حالات کے بارے میں ایک گول میز کانفرنس ہوئی تھی اور مسلمانوں کی اس میں نمائندگی کا سوال اٹھا تھا، حکومتِ برطانیہ نے ہندوستان کی آزادی کے جائزے کے لیے ایک کمیشن مقرر کیا تھا، جس نے ہر دس سال بعد جائزہ لینا تھا کہ کس حد تک لوگوں کو یہ اختیار دیے جاسکتے ہیں کہ وہ علیحدہ حکومت قائم کرلیں۔ اس کے پہلے صدر ایک انگریز بیرسٹر سر جان سائمن تھے۔ اس کمیشن اور ان فیصلوں پر مختلف وقتوں میں بحث کی جاتی رہی ہے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مختلف وقتوں میں راہنمائی فرماتے ہوئے اپنے تفصیلی خیالات بھی پیش کیے اور مسلمانوں کی راہنمائی بھی کی۔ اس سلسلے میں ایک گول میز کانفرنس ہوئی، جس کی تفصیل کا ہماری تاریخ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ذکر ملتا ہے۔

اس موقعے پر حضور نے مسلمانوں کی راہنمائی کے لیے فوری طور پر ایک مضمون تحریر فرمایا اور انہیں نصیحت کی کہ وہ باہمی تفرقہ اور اختلافات کو ترک کر دیں اور قومی مفاد کی خاطر اتفاق اور اتحاد سے کام کریں۔ صرف اس طریق پر وہ مخالف قوم کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنے حقوق حاصل کرنے میں کامیاب ہوسکیں گے۔ حضور نے اس موقعے پر گورنمنٹ کو بھی مشورہ دیا کہ وہ سیاسی جماعتوں کے مشورے سے نمائندوں کا انتخاب کرے تا کہ کانفرنس کے فیصلوں کو لوگ خوشدلی سے قبول کرلیں۔

پھر ہندوستان کے اس وقت کے سیاسی حالات کے حل کے بارے میں آپ نے ایک مضمون لکھا۔ چونکہ سائمن کمیشن نے مسلمانوں کے حقوق کو پورے طور پر مدّنظر نہیں رکھا تھا، اس لیے حضور کو تشویش تھی اور آپ چاہتے تھے کہ آئندہ مسلمانوں کے حقوق کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ اس لیے آپ نے مناسب سمجھا کہ اس موقعے پر سائمن کمیشن رپورٹ پر

تبصرہ کر کے اس کے نقائص واضح کیے جائیں اور ہندوستان کے مسائل کا ایسا حل پیش کیا جائے کہ آئندہ زمانے میں سب قومیں صلح اور آشتی سے باامن زندگی گزار سکیں۔ حضور نے اپنے تبصرے میں مسلمانوں کے حقوق اور مطالبات پر سیر حاصل بحث کی اور اس کی معقولیت کو اجاگر کیا، اس کے ساتھ ہی آپ نے ہندوستان کے سیاسی مسائل کا نہایت معقول اور تسلی بخش حل پیش کیا۔ اس کے جامع و مانع تبصرہ کا انگریزی ایڈیشن شائع کروانے کے لیے فوری بھجوا دیا گیا تا کہ گول میز کانفرنس میں شامل ہونے والے اسے پڑھ کر فائدہ اٹھا سکیں۔

مسلمان نمائندوں کو خاص طور پر اس سے فائدہ پہنچا۔ چنانچہ انہوں نے پہلی بار متفقہ طور پر کامیابی سے اپنے مطالبات کانفرنس میں پیش کیے، جس کا انگلستان کے صائب الرّائے لوگوں پر گہرا اثر ہوا اور وہ ہندوستان میں مسلمانوں کی خصوصی حیثیت کے قائل ہو کر ان کے مطالبات کی معقولیت اور افادیت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے۔

حضورؓ کی یہ کتاب، ہندوستان، انگلستان دونوں جگہوں پر بہت مقبول ہوئی اور اسے بڑی توجہ اور دلچسپی سے پڑھا گیا اور کئی مدبّر سیاستدانوں اور صحافیوں نے شاندار الفاظ میں حضور کو خراجِ تحسین پیش کیا۔

بعد ازاں حضور انور نے تاریخِ احمدیت میں درج واقعات میں سے جو اس تبصرے کی بابت تھے، چند کو بطورِ نمونہ پیش فرمایا۔

سر عبداللہ ہارون ایم ایل اے کراچی کہتے ہیں کہ

میری رائے میں سیاست کے باب میں جس قدر کتابیں ہندوستان میں لکھی گئی ہیں، ان میں کتاب ہندوستان کے سیاسی مسائل کا حل، بہترین تصانیف میں سے ہے۔

پھر دنیا کی موجودہ بے چینی کا اسلام کیا حل پیش کرتا ہے، اس بارے میں بھی آپ نے لکھا، آپ نے عالمگیر امن کو مدّنظر رکھتے ہوئے یہ پُرمعارف تقریر 9/اکتوبر 1946 کو دہلی میں ارشاد فرمائی۔

پھر ایک مضمون آپ نے اس اعتراض پر لکھا کہ ہمارا فرض ہے کہ ہم مظلوم قوم کی مدد کریں، چاہے وہ ہمیں ماریں یا دکھ دیں۔ دہلی کے اخبار کے تبصرے کے بیان پر آپؓ نے یہ مضمون لکھا تھا۔ اس اخبار نے لکھا تھا کہ احمدی پاکستان کی حمایت کر رہے ہیں، حالانکہ ان کے ساتھ دوسرے مسلمانوں نے اچھا سلوک نہیں کیا۔ جب پاکستان بن جائے گا تو مسلمان پھر ان کے ساتھ وہی سلوک کریں گے جو کابل میں ان کے ساتھ ہوا تھا اور اس وقت احمدی کہیں گے کہ ہمیں ہندوستان میں شامل کر لو۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے 16/مئی 1945 کو نمازِ مغرب پر اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا فرض ہے کہ ہم مظلوم کی مدد کریں، چاہے وہ ہمیں ماریں یا دکھ پہنچائیں۔ ہمارا دشمن اگر ہمارے ساتھ ظلم اور بے انصافی بھی کرے تو ہم عدل و انصاف سے کام لیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آجکل بھی بعض لوگ سوال اٹھاتے ہیں کہ آپ نے کیوں پاکستان میں شامل ہونے کی حمایت کی تھی؟ تو یہ خطاب اس کا جواب ہے۔

اس وقت کے حالات میں مسلمانوں کی مدد کی ضرورت تھی اور جماعت ہمیشہ مسلمانوں کی مدد کے لیے صفِ اوّل میں ہے۔

پاکستان کے مستقبل کے بارہ میں آپ نے ایک بصیرت افروز لیکچر پنجاب کے دارالحکومت لاہور میں پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے کے بعد دیا جس میں لاہور کے بڑے بڑے دانشور، سکالرز اور اہلِ علم حضرات شامل ہوئے اور ان لیکچرز میں اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا۔ پہلے پانچ لیکچرز مینارڈ ہال لاہور اور چھٹا لیکچر یونیورسٹی ہال لاہور میں ارشاد فرمایا۔

”دستورِ اسلامی یا اسلامی آئینِ اساسی“ اس بارے میں آپ نے

اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ قادیان سے لاہور ہجرت کے بعد پاکستان کے مستقبل کے موضوع پر جو آپ نے لیکچرز دیے، یہ لیکچر ان میں سے آخری لیکچر ہے۔

یہ لیکچر افادہ عام کے لیے 18 رفروری 1948 کو ایک پمفلٹ کی صورت میں شائع کیا گیا۔ اس خطاب میں آپ ؓ نے دستورِ اسلامی کی وضاحت کرتے ہوئے اس پہلو پر روشنی ڈالی کہ پاکستان میں کس قسم کا آئین یا دستور نافذ ہونا چاہیے؟ چنانچہ آپ ؓ فرماتے ہیں کہ اگر پاکستان کے کانسٹیٹیوشن میں اگر مسلمان، جن کی بھاری اکثریت ہوگی، یہ قانون کر دیں کہ پاکستان کے علاقے میں مسلمانوں کے لیے قرآن اور سنّت کے مطابق قانون بنائے جائیں گے، اس کے خلاف قانون بنانا جائز نہیں ہوگا، تو گو اساسِ حکومت کلّی طور پر اسلامی نہیں ہوگا کیونکہ وہ ہو نہیں سکتا مگر حکومت کا طریقِ عمل اسلامی ہو جائے گا اور مسلمانوں کے متعلق اس کا قانون بھی اسلامی ہو جائے گا اور اسی کا تقاضا اسلام کرتا ہے۔ اسلام ہرگز یہ نہیں کہتا کہ ہندو اور عیسائی اور یہودی سے بھی اسلام پر عمل کروایا جائے بلکہ وہ بالکل اس کے خلاف ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج یہ لوگ کہتے ہیں کہ اسلامی ملک میں اسلامی آئین اور قانون ہے لیکن عملاً تو اس کی ابتدا اور اس کا مشورہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے دیا تھا۔ اور اسلام کے نام پر ہی ہم پر ظلم کیا جا رہا ہے جبکہ آپ نے اسلامی تعلیم کے مطابق عمل درآمد اور آئین بنانے کی طرف توجہ دلائی تھی۔

اگر احمدی اتنے ہی اسلام کے خلاف ہیں، جیسا کہ آجکل کا ملاں کہتا ہے، پھر اس مشورے اور توجہ کی آپ ؓ کو کیا ضرورت تھی؟ بہرحال آجکل تو ملک کو نام نہاد ملاں یرغمال بنانے کی کوشش کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ ملک میں کوئی رجلِ رشید پیدا کرے، جو ان کے منصوبوں سے ملک کو نجات دے اور ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہو۔

پھر ایک مضمون ہے کہ پاکستان اس اسلامی عمارت کی ایک اینٹ ہے جسے ہم نے دنیا میں قائم کرنا ہے۔ یہ لیکچر آپ نے ٹاؤن ہال کوئٹہ میں دیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے پاکستان بننے کے معاً بعد پاکستان کا مستقبل کے موضوع پر لاہور میں چھ لیکچر دیے تھے۔

سرگودھا میں آپ نے پاکستان کی ترقی اور اس کے استحکام کے سلسلے میں زرّیں نصائح کے موضوع پر تقریر کی۔ 11 رنومبر 1949ء کو جماعت احمدیہ سرگودھا نے کمپنی باغ میں یہ پبلک جلسہ منعقد کیا۔

پھر حضورؓ نے روس اور موجودہ جنگ کے حوالے سے جنگ عظیم دوم میں روس کا پولینڈ میں داخل ہونا اس کے اوپر تبصرہ ہے۔ جنگ عظیم دوم کے دوران جب روس پولینڈ میں داخل ہوا تو اس وقت حضرت مصلح موعودؓ نے یہ مضمون تحریر فرمایا۔

حضورؓ نے اس مضمون میں روس کے پولینڈ میں داخلے کی وجوہات اور مقاصد پر تبصرہ فرمایا۔

بین الاقوامی حالات پر بھی آپ کی گہری نظر تھی۔ اس سلسلے میں آپ کے اور بھی مضامین ہیں۔ دینی لٹریچر تفاسیر غیر معمولی تعداد میں ہیں۔ خطبات جمعہ اور جماعتی جلسوں اور موقعوں پر تقاریر تو علم و عرفان کا ایک خزانہ ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پیشگوئی میں جو وعدہ فرمایا تھا اسے ہر پہلو سے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ میں پورا ہوتا دکھایا۔ چند مثالیں میں نے ابھی آپ کو دی ہیں۔

آپ کے علم و عرفان کے اس لٹریچر کو ہمیں پڑھنے کی بھی کوشش کرنی چاہیے اور بہت ساری ایسی باتیں ہیں جو آجکل کے حالات میں بھی منطبق ہو رہی ہیں اور اس سے ہم فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس کی اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

NATIONAL TABLIGH CONFERENCE 2025



رپورٹ نیشنل تبلیغ کانفرنس-18 جنوری 2025

ہفتہ 18 جنوری 2025 بیت الفتوح مسجد، مورڈن منعقدہ: نیشنل تبلیغ ڈیپارٹمنٹ، یو کے

اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت رہنمائی سے، یہ کانفرنس بہت کامیاب رہی، جس میں 304 افراد نے شرکت کی، جن میں لوکل صدران، لوکل سیکرٹریان تبلیغ، لوکل تبلیغی ڈیپارٹمنٹ کے ارکان بشمول داعیین الی اللہ، اور ریجنل امراء شامل تھے۔

اہم نکات

- یہ ایونٹ لوکل صدران، لوکل سیکرٹریان تبلیغ، اور لوکل تبلیغی ڈیپارٹمنٹ کے ارکان بشمول داعیین الی اللہ اور ریجنل امراء کے لیے منعقد کیا گیا تھا جس میں 304 شرکاء نے شرکت کی۔
- کلیدی تقاریر محترم امیر صاحب یو کے، نائب امیر صاحب یو کے، اور نیشنل سیکرٹری تبلیغ یو کے نے کیں۔

افتتاحی اجلاس صبح 10 بجے ہوا اور پروگرام عشاء تک جاری رہا، جس میں

دوپہر اور رات کا کھانا پیش کیا گیا۔

پروگرام

- نیشنل تبلیغ ڈیپارٹمنٹ کی ہدایات کے تحت لوکل جماعتوں کے لیے ایکشن پلان۔
- جامعہ احمدیہ یوکے میں داخلہ کوفروغ دینا۔
- لوکل جماعتوں کی رہنمائی: 2025 کے پیس سمپوزیم کے لیے کلیدی شخصیات کو دعوت دینا۔
- لوکل جماعتوں کے ذریعے سوشل میڈیا پر حقیقی اسلام اور ریشنل ریلیجن کی ترویج۔
- تبلیغ کو مؤثر تحریرات اور مضمون نویسی کے ذریعے بہتر بنانا۔
- ریویو آف ریلیجنز کے فروغ کی اہمیت۔
- مبلغین کے روح پرور واقعات اور بیعت کے حصول کی موثر حکمت عملیاں۔
- نئے احمدیوں کی تربیت کی ذمہ داری۔

سوال وجواب کا سیشن

- الزامات کا جواب اصولی استدلال کے ذریعے دینا (تحقیقاتی طریقہ کار، تنقیدی سوچ کی تکنیک، سیاق وسباق اور تاریخی درستگی) مندرجہ ذیل ورکشاپ منعقد ہوئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئیاں جو غیروں کی نظر میں پوری نہیں ہوئیں؟

- غیر محرم خواتین سے ٹانگوں کا مساج۔
- پیدائش کے سال پر تنازعہ۔
- کیا قرآن قدیم یونانی ایمبر یالوجی کو نقل کرتا ہے؟

تقاریر

- نائب امیر صاحب کا خطاب جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر زور دیا گیا کہ عہدے دار علم حاصل کریں اور 10 فیصد آبادی تک احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔
- محترم دانیال ضیاء صاحب کے سیشن میں لوکل جماعتوں کے ایکشن پلان، تبلیغی ہینڈ بک، اور باقاعدہ نمازوں اور وائس آف اسلام سننے کی اہمیت پر زور دیا گیا۔
- محترم مصور ادریس صاحب کا خطاب 2025 کے بگ افطار کے لیے اہم شخصیات کو دعوت دینے پر تھا۔
- محترم فرید احمد صاحب کا خطاب 2025 کے پیس سمپوزیم کے لیے اہم شخصیات کو مدعو کرنے پر تھا۔
- محترم طاہر ناصر اور عمر ناصر کے سیشن میں ٹرو اسلام یوکے اور ریشنل ریلیجن میں موجود وسائل پر روشنی ڈالی گئی۔
- محترم مربی عطاالفاطر طاہر صاحب کے سیشن میں مواد کی تخلیق اور نئے لکھنے والوں کی ضرورت پر زور دیا گیا۔
- محترم جوناتھن بڑورتھ صاحب کے سیشن میں نئے احمدیوں کو جماعت کے ساتھ جوڑنے اور تبلیغ میں ان کے کردار پر تبادلہ خیال کیا گیا۔
- محترم عثمان احمد صاحب کے خطاب میں تبلیغ کے میدان میں متاثر کن واقعات پر روشنی ڈالی گئی اور بیعت کے حصول کے لیے موثر حکمت عملی کس طرح کی جاسکتی ہے۔
- محترم نیشنل سیکرٹری تبلیغ صاحب کے خطاب میں تبلیغ میں جرات، روحانی اصلاح، اور نوجوانوں میں علم و حکمت کو پروان چڑھانے کی اہمیت پر زور دیا گیا۔
- محترم مربی راحیل احمد صاحب کے سیشن میں احمد بیگ کی پیش گوئی اور پیش گوئیوں کا جائزہ لینے کے اصولوں پر روشنی ڈالی گئی۔

محترم مربی رواح الدین عارف صاحب کے سیشن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اعلیٰ اور مثالی کردار پر گفتگو ہوئی۔

- محترم مربی رضی اللہ نعمان صاحب کے سیشن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر کی پیش گوئی پر بحث کی گئی۔
- محترم عمر ناصر صاحب کے سیشن میں قرآن میں ایمبر یالوجی پر روشنی ڈالی گئی۔
- محترم ظہیر خان صاحب کے خطاب میں جامعہ احمدیہ یو کے میں داخلہ پر زور دیا گیا۔
- محترم امیر صاحب کے خطاب میں ذاتی کردار کے ذریعے تبلیغ پر زور دیا گیا، تبلیغی رابطوں کو اپنے ساتھ جوڑنے کی ضرورت، اور تبلیغ میں شامل افراد کے لیے انفرادی اصلاح پر زور دیا گیا۔
- شرکاء نے کانفرنس کو روحانی ترقی کا ذریعہ قرار دیا۔
- کانفرنس نے تبلیغ کے مقاصد کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد کی۔
- شرکاء نے موضوعات کو اہم اور دلچسپ پایا۔
- اردو سیشنز کی تعداد بڑھانے کی سفارش کی گئی۔

خطابات کا خلاصہ:

اختتامی خطاب: محترم امیر صاحب یو کے

محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ ان کی ایک اہم سابقہ ذمہ داری بطور نیشنل سیکرٹری تبلیغ رہی ہے۔ انہوں نے خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دور کا ذکر کیا، جب حضور جماعت کی تربیت اور تبلیغ دونوں پر زور دیتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہمارے موجودہ خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا وژن نہایت زبردست ہے۔ ہم سوشل میڈیا اور اے آئی کے اس دور میں ایک نازک وقت سے گزر رہے ہیں، جہاں جھوٹ اور گمراہی تیزی سے پھیلائی جا سکتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ نوجوانوں کی تربیت پر زور دیتے ہیں۔

محترم امیر صاحب نے بتایا کہ ہائیڈ پارک مباحثوں میں جماعت پر لگائے گئے الزامات کا تبلیغ ڈیپارٹمنٹ نے مؤثر طریقے سے جواب دیا، جس سے جماعت کے اندر بیشتر لوگ مطمئن ہوئے۔ نیز نوجوانوں کے ساتھ سوال و جواب کے سیشنز منعقد کیے جا رہے ہیں تا کہ ان کے ذہنوں میں موجود سوالات کو حل کیا جا سکے۔

امیر صاحب نے مزید فرمایا کہ تبلیغ کی بہترین مثال ذاتی کردار ہے، جو لوگوں کو قائل کرنے میں مدد دیتا ہے۔ پاکستان میں احمدیوں کو ایمانداری اور دیانت داری کے ساتھ پہچانا جاتا تھا، جبکہ یو کے میں یہ صفات عوام کے ذہن کا حصہ ہیں، لیکن احمدیوں کو اللہ تعالیٰ سے ایک خاص تعلق ہے۔ اسلام احمدیت اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کا صحیح ذریعہ ہے۔ ہمیں اپنے عمل سے سے یہ ظاہر کرنا ہوگا کہ ہمارا اللہ تعالیٰ سے حقیقی تعلق ہے۔

انہوں نے محترم کونسلر مربی عدیل شاہ صاحب کی مثال دی، جنہوں نے سینکڑوں لوگوں کو اسلام احمدیت کی طرف دعوت دی ہے، اور ان کی محنت کو بہت پسند کیا جاتا ہے۔ ایک اور مثال ایک مخالف احمدی خاندان کی دی گئی، جن کا بچہ جنوبی امریکہ میں ڈوب گیا تھا۔ جماعت کے ایک فرد نے ان کی مدد کی، اور اس کی کوششوں سے مخالف خاندان نے احمدیوں کو سچے مسلمان تسلیم کیا۔

امیر صاحب نے کہا کہ ذاتی عمل دلوں کو جیتنے کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔ یہاں تک کہ بیعت حاصل کرنے کے بعد بھی، نومبائعین کو جماعت سے جوڑنے کے لیے محنت کی ضرورت ہے۔

انہوں نے کہا کہ نیشنل تبلیغ ڈیپارٹمنٹ یو کے کا کام اور مختلف تحریکات نہایت حوصلہ افزا ہیں۔ اس ضمن میں وائس آف اسلام تبلیغ کے لیے ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ ہماری اصل چیلنج یو کے میں لوگوں کو اللہ تعالیٰ سے جوڑنا ہے۔ نئی نسل کو تبلیغ کے لیے متحرک کرنا ہماری ترجیح ہونی چاہیے۔

افتتاحی خطاب: محترم نائب امیر صاحب یو کے

نائب امیر صاحب نے فرمایا کہ ہمارا سب سے بڑا چیلنج یہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ورلڈ وار III کے اثرات سے پہلے بچا سکیں۔ یہ آسان نہیں کیونکہ لوگ اللہ تعالیٰ سے دور ہو چکے ہیں۔ ہمیں اپنے دلوں میں ان لوگوں کے لیے گہرا درد پیدا کرنا ہوگا جو اللہ تعالیٰ سے دور ہو چکے ہیں۔ جب ہم یہ درد محسوس کریں گے تو تبلیغ مؤثر ہوگی۔
حضرت مسیح موعود کو بھی یہی درد تھا جو ان کی تحریروں میں جھلکتا ہے۔ تبلیغ میں کامیابی کے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنی چاہیے۔ اسلام کا پیغام 10 فیصد آبادی تک پہنچنا چاہیے۔ اس کے لیے ذیلی تنظیموں کو منصوبہ بندی اور تعاون کرنا ہوگا۔ افتتاحی اجلاس اجتماعی دعا کے ساتھ ختم ہوا۔

خطاب: محترم ابراہیم اخلاف صاحب، نیشنل سیکرٹری تبلیغ یو کے

محترم ابراہیم اخلاف صاحب نے کہا کہ تمام شرکاء کو مکمل پروگرام میں شرکت کرنی چاہیے، خاص طور پر اس بات کے پیش نظر کہ محترم امیر صاحب یو کے اختتامی اجلاس میں شریک ہوں گے۔
انہوں نے تبلیغ کے ذریعے امن و امان قائم کرنے کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے فرمایا کہ تبلیغ کو اللہ تعالیٰ نے تجارت سے تشبیہ دی ہے: قرآن کریم میں ہے کیا میں تمہیں بہترین تجارت کے بارے میں بتاؤں؟ اس بارے میں مزید روشنی ڈالتے ہوئے اُنہوں نے بتایا کہ اگر پیغام بغیر کسی نقصان کے خطرے کے پہنچایا جائے، تو وہ تبلیغ بابرکت نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ انبیا کو ہمیشہ مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ ہمیں مکمل حکمت کے ساتھ کام کرنا چاہیے، لیکن اگر ہمیں مخالفت کا سامنا ہو تو یہ انبیا کا راستہ ہے۔
انہوں نے نوجوانوں کو ہدایت دی کہ وہ حضرت مسیح موعود کی کتابیں پڑھیں اور تہجد کی نماز ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری جماعت کا امتیازی فرق خلافت کے ماننے میں ہے ۔ کسی بحث یا عمل میں اعتدال ضروری ہے تا کہ روحانیت نظر انداز نہ ہو۔ Rational Religion کا پلیٹ فارم الحاد کے خلاف کام کرتا ہے اور ہمیں دنیاوی اور روحانی علم دونوں حاصل کرنا چاہیے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ کے مطابق تبلیغ خارجی تربیت ہے، کیونکہ اس کا مقصد لوگوں کو اللہ کی طرف بلانا ہے۔ ہماری روحانی پاکیزگی انشاء اللہ ہماری تبلیغی کوششوں سے زیادہ عظیم انقلاب لائے گی۔ بے شک، کچھ لوگ ایسے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہیں، اس لیے ہمیں ایسٹر، کرسمس وغیرہ جیسے اوقات کے دوران محتاط رہنا چاہیے، لیکن ان اوقات کے بعد حکمت کے ساتھ پیغام پھیلانا چاہیے۔
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ امن اور سلامتی کے لیے دعا کرنی چاہیے۔
محترم ابراہیم اخلاف صاحب نے بتایا کہ اُن کے علم میں آیا ہے کہ ہمارے نوجوان، بغیر علم کے، ہائیڈ پارک میں مباحثوں کے لیے جلد بازی کرتے ہیں۔ مخالفین ان دنوں میں بہت چالاک ہیں اور دجال مختلف طریقوں سے خود کو ظاہر کرتا ہے۔ مسلمانوں کو دجال کی شاخوں کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے نیز وہ سوشل میڈیا پر اپنے خیالات نشر کرتے ہیں۔
ہمیں اپنے بچوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھنے اور تہجد کی نماز پڑھنے کی ترغیب دینی چاہیے۔ ہمارے اور دیگر مسلمانوں کے درمیان امتیازی فرق خلافت ہے۔
بچوں کو پہلے جماعت کی کتابیں پڑھنے کی ترغیب دینی چاہیے، اس سے پہلے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام احمدیت کے خلاف لگائے گئے الزامات کو پڑھیں۔

ہمیں اس طرح کا رویہ اختیار نہیں کرنا چاہیے جو اللہ کے غضب اور انسانیت کے لعنت کو دعوت دے۔ ہمیں مکمل نظام، ڈھانچے اور مباحثے کے اصولوں کی پیروی کرنی چاہیے۔ نیز کہا کہ جوانی میں نیک ہونا انبیاء کا راستہ ہے یہ عمر ضائع نہیں ہونی چاہیے۔

پیدائشی احمدی ہونے کے ناطے آپ اس خزانے کی قدر نہیں کر سکتے جو آپ نے وراثت میں پایا ہے۔ تمام مجددین میں سے صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن کی کوئی آیت منسوخ نہیں ہوئی۔ ان کی سمجھ بوجھ اور روحانیت بلند ترین درجے تک پہنچ چکی تھی۔

ہر عمل اعتدال میں ہونا چاہیے، اور اپنی روحانیت کو کبھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ ہمیں کسی بھی کمتر ہونے کے احساس کو ختم کرنا چاہیے اور دنیاوی اور روحانی علم حاصل کرنا چاہیے۔

خواجہ حسن نظامی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں لکھتے ہیں: ’’اکثر بیمار رہتے ہیں مگر بیماریاں ان کی عملی مستعدی میں رخنہ نہیں ڈال سکتیں۔ انہوں نے مخالفت کی آندھیوں میں اطمینان کے ساتھ کام کر کے اپنی مغلئی جوانمردی کو ثابت کر دیا اور یہ بھی کہ مغل ذات کارفرمائی کا خاص سلیقہ رکھتی ہے۔ سیاسی سمجھ بھی رکھتے ہیں اور مذہبی عقل و فہم میں بھی قوی ہیں اور جنگی ہنر بھی جانتے ہیں یعنی دماغی اور قلمی جنگ کے ماہر ہیں‘‘۔

(اخبار ’’عادل‘‘ دہلی۔ 24/اپریل 1933ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 288 مطبوعہ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 20 فروری 2009 میں فرماتے ہیں:

پھر پیشگوئی میں الفاظ تھے کہ ’’اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا‘‘۔ یہ پیشگوئی بھی کس شان سے پوری ہوئی ہے۔ آج تو ہمیں کہا جاتا ہے کہ جہاد کے خلاف ہیں اور کشمیریوں کے خلاف ہیں لیکن جو کوششیں حضرت مصلح موعودؓ نے کی تھیں مَیں ان کے بارہ میں کچھ بتاتا ہوں۔ تحریک آزادی کشمیر آپؓ نے شروع کی تھی کیونکہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی جو بنائی تھی اس کا سہرا آپ کے سر پر ہے۔ اس میں بہت بڑے بڑے مسلم لیڈر سر ذوالفقار علی خان، ڈاکٹر اقبال، خواجہ حسن نظامی، سید حبیب مدیر اخبار ’’سیاست‘‘ وغیرہ شامل ہوئے اور ان سب کے مشورہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو اس کمیٹی کا صدر چنا گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے کشمیری مسلمان جو مدتوں سے انسانیت کے ادنیٰ حقوق سے بھی محروم تھے ان کو آزادی دلوائی گئی۔ مسلم پریس نے حضرت مصلح موعودؓ کے ان شاندار کارناموں کا اقرار کیا اور آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے یہاں تک لکھا۔ کہ ’’جس زمانے میں کشمیر کی حالت نازک تھی اور اس زمانے میں جن لوگوں نے اختلاف عقائد کے باوجود مرزا صاحب کو صدر منتخب کیا تھا۔ انہوں نے کام کی کامیابی کو زیر نگاہ رکھ کر بہترین انتخاب کیا تھا۔ اس وقت اگر اختلاف عقائد کی وجہ سے مرزا صاحب کو منتخب نہ کیا جاتا تو تحریک بالکل ناکام رہتی اور اُمّت مرحومہ کو سخت نقصان پہنچتا‘‘۔

(اخبار ’’سیاست‘‘ 18/مئی 1933ء۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 289 مطبوعہ ربوہ)

اسلام آباد ریجن کے احبابِ جماعت کے ساتھ مجلسِ سوال و جواب کی رپورٹ







حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں مؤرخہ 15 فروری 2025ء کو ایوانِ مسرور میں اسلام آباد ریجن کے احباب وخواتین کے لئے ایک مجلس سوال و جواب کا انعقاد کیا گیا جس کا مقصد افرادِ جماعت کو بلا جھجک حالاتِ حاضرہ کے مسائل اور اُن کا حل، نیز جماعتی عقائد اور عمومی طور پر ذہن میں اُٹھنے والے کسی بھی قسم کے سوال کرنے کا موقع فراہم کرنا تھا۔ اس پروگرام کے لئے ایوانِ مسرور میں پردہ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے مرد احباب اور لجنہ و ناصرات کے علیحدہ انتظام کیا گیا تھا۔ پروگرام کے پینل میں خاکسار کے علاوہ مربی سلسلہ ظہیر احمد خان صاحب اور نیشنل سیکرٹری تبلیغ مکرم ابراہیم اخلاف صاحب شامل تھے جبکہ نائب امیر مکرم ڈاکٹر چوہدری اعجاز الرحمٰن صاحب نے پروگرام اینکر کے طور پر احباب جماعت سے موصول ہونے والے سوالات پینل کے سامنے پیش کئے ۔ ذیلی تنظیموں کے صدران دیگر مصروفیات کی وجہ سے اِس پروگرام میں شامل نہ ہو سکے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ بعدازاں حاضرین کو اس سوال و جواب کے پروگرام کے انعقاد کا پسِ منظر اور اس بارے میں حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے بارے میں احباب جماعت کو آگاہ کیا گیا۔ پروگرام سے قبل تقریباً 75 سوالات انتظامیہ کو موصول ہو چکے تھے جبکہ 20 کے قریب سوالات پروگرام کے دوران بھی پوچھے گئے۔ تقریباً تین گھنٹے کے دوران 45 سوالات



کے جوابات دینے کی توفیق نصیب ہوئی۔ اس پروگرام میں خواتین نے بھی شرکت کی اور سوالات پوچھے۔

اس موقعہ پر جو سوالات کئے گئے اُن میں سے چند ایک حسبِ ذیل ہیں:

سوال: جب کسی معاملہ کی تحقیق کی جاتی ہے تو جماعتی عہدیداران کو چھوڑ کر کیوں دیگر جماعتی احباب سے معاملے کی تحقیق نہیں کروائی جاتی؟ اس کے جواب میں نظامِ جماعت کا مختلف سطح پر تنازعات کو حل کرنے کا جو نظام موجود ہے اس کی وضاحت کی گئی۔ امورِ عامہ، اصلاحی کمیٹی، قضاء کا نظام، اس پر اپیل کا حق اور پھر آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بھی لکھ کر معاملات کو حل کروانے کے سسٹم کی وضاحت کی گئی۔

سوال: ذیلی تنظیمیں اپنے آپ کو آزاد سمجھتی ہیں اور کیوں صدر جماعت کو جواب دینے کی پابند نہیں ہیں؟ اس کے جواب میں کہا گیا کہ ذیلی تنظیمیں خلیفۂ وقت کو جواب دہ ہوتی ہیں لیکن آپس میں محبت اور باہمی ہم آہنگی سے سارے کام کرنے چاہئیں۔ اگر جماعت اور ذیلی تنظیموں کے پروگرام ایک ہی وقت میں منعقد ہو رہے ہوں تو فوقیت جماعتی پروگرام کو دی جائے گی۔ یہ صدر جماعت اور امیر جماعت کا کام ہے کہ وہ ذیلی تنظیموں کے ساتھ ایسا پختہ تعلق قائم کریں جیسے کسی گھر میں شفیق باپ کا اپنے اہل خانہ کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔

اعتراض: مربیان اور دیگر واقفین لوکل سطح پر جماعتی کاموں میں حصہ نہیں لیتے۔ اسی طرح نمازوں میں بھی انہیں اپنا نمونہ پیش کرنا چاہئے۔ اس کے جواب میں کہا گیا کہ اگر کہیں سے اس نوعیت کی شکایت موصول ہوتی ہے تو امیر صاحب خود انہیں سمجھاتے ہیں اور بعض اوقات بات کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ذاتی مسائل اور جماعتی ڈیوٹی اس نوعیت کی ہے کہ وہ اپنی لوکل مسجد میں نمازیں نسبتاً کم ادا کر پاتے ہیں۔ بہرحال انہیں سمجھایا جاتا ہے۔ ایسا ہی جو نوجوان مربی اور واقفین ہیں، وہ ایسے ہی ہیں جیسے یونیورسٹی سے تازہ گریجوایٹس، ہم اُن کی ٹریننگ کر رہے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے بہتر ہو رہے ہیں، ہمیں اُن کی مدد کرنی چاہیئے۔

اعتراض: بعض عہدیداران کا احباب جماعت سے رویہ ایسا ہے کہ جیسے وہ حاکم ہیں اور ہم غلام۔ اس کے جواب میں کہا گیا کہ اگر ایسا ہے تو یہ بالکل غلط ہے۔ ہمارے لئے اسوہ آنحضور ﷺ ہیں اور اس دور میں خلیفۃ المسیح ہیں۔ عہدیدار کو خادم ہونا چاہئے نہ کہ وہ مخدوم بنے۔ آج کے پروگرام میں ہمارا یہاں موجود ہونا بھی اسی لئے ہے کہ ہم اپنے عمل سے بتائیں کہ ہم بطور عہدیدار آپ کے خادم ہیں اور ہم آپ کی بات کو اہمیت دیتے ہیں۔ خاکسار نے اِس بات کی بھی وضاحت کی کہ میرا دروازہ ہر کسی کے لئے کُھلا ہے، آپ کا کوئی بھی مسئلہ ہو، آپ کسی بھی وقت آ کر مُجھے مل سکتے ہیں، ہم اُس کو حل کرنے کی پوری کوشش کریں گے، انشاءاللہ۔

سوال: بیت الفتوح کے نئے حصہ کی تعمیر پر کتنی لاگت آئی ہے اور اتنا خرچہ کیوں ہوا؟ اس کا تفصیل کے ساتھ جواب دیا گیا جس میں بتایا گیا کہ جو پہلے ابتدائی پلان تھا وہ صرف QS پلان تھا جس میں صرف بلڈنگ کے جلے ہوئے حصہ کو ازسرِ نو تعمیر کرنا تھا لیکن جب تفصیلی جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ سائیڈوں پر جو دو wings ہیں وہ بھی

محفوظ نہیں ہیں لہذا پھر مشورہ کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ ساری بلڈنگ گرا کر دوبارہ سے تعمیر کی جائے۔ پھر تعمیر کے دوران مسجد کی سیکورٹی اور دہشت گردی کے حملے کے پیشِ نظر بعض حفاظتی اقدامات کا اضافہ کیا گیا جن میں گیٹ کے پاس سیکورٹی کیبن کی تعمیر اور بعض دیگر حفاظتی تدابیر کا شامل کرنے جیسے سی سی ٹی وی کے نئے نظام کی تعمیر بھی شامل تھی۔ پھر بعض کام ایسے کروانے پڑے جو پہلے ابتدائی پلان میں شامل نہیں تھے مثلاً ائیر کنڈیشننگ کا کام اور نئے کمپلیکس سے مسجد تک walkways کی تعمیر۔ نیز کووڈ کی وجہ سے اشیاء کی قیمتوں میں کافی اضافہ ہوا۔ پھر ہم نے نئے کمپلیکس کا area بھی بڑھایا، اُس کو اونچا بھی کیا اور ایک نیا فلور بھی ڈالا۔ اِن تمام وجوہات کی وجہ سے مسجد کی تعمیر کے خرچ میں ابتدائی اندازے کی نسبت سے اضافہ ہوا۔

اعتراض: اگر کوئی عہدیدار جماعت کا paid worker ہے تو اُسے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دینا چاہئے تاکہ اُس کے ذاتی مفاد اور جماعتی مفاد کا آپس میں ٹکراؤ نہ ہو۔ اس کے جواب میں کہا گیا کہ ہمیں حسنِ ظن سے کام لینا چاہئے۔ اگر کسی کے بارے میں خدشہ ہے تو اس کے لئے 40 دن دعا کریں۔ اس کے بعد امیر جماعت یا خلیفۂ وقت کی خدمت میں معاملہ لکھ دیں۔ یقیناً اس بارے میں تحقیق اور حسبِ ضرورت مناسب کارروائی کی جائے گی۔

سوال: رشتہ ناطہ کے مسائل حل کرنے کے لئے جماعت کیا کر رہی ہے؟ اس سوال کے جواب میں کہا گیا کہ جماعت ہر سطح پر کوشش کر رہی ہے کہ ان مسائل کا بہترین سدّ باب ہو۔ اس کے لئے مختلف ورکشاپ کا انعقاد ہو رہا ہے۔ ایسا ہی greetmeet پروگرامز منعقد ہو رہے ہیں۔ پھر احباب جماعت کو بھی تقویٰ سے کام لینا چاہئے اور ان معاملات میں ذات پات سے ہٹ کر دین داری اور تقویٰ کو معیار بنانا چاہئے۔ یہ بھی بتایا گیا کہ آج کل سوشل میڈیا کے اثر کی وجہ سے لڑکے اور لڑکیاں اور بعض اوقات اُن کے والدین بھی غیر حقیقی آئیڈیاز ذہنوں میں بٹھا لیتے ہیں مثلاً ظاہری خوبصورتی یا اچھی تنخواہ اور اچھے گھر کا ہونا وغیرہ اور یہ نہیں دیکھتے کہ وہ خود دوسرے فریق کو کیا مُہیا کر سکتے ہیں۔

اسی طرح جو دیگر سوالات کئے گئے ان میں فقہی نوعیت کے سوالات بھی تھے جن میں ہم جنس پرستی کی اسلام میں سزا، بچوں کے روزہ رکھنے کی عمر، سودی سرمایہ کاری، اس معاشرے میں حلال اور حرام کھانے کی تمیز، حج اور عمرہ میں مرد اور عورتوں کیوں ایک ساتھ طواف کرتے ہیں، AI کے فوائد و نقصانات وغیرہ جیسے سوالات کئے گئے۔

پروگرام کے اختتام پر احباب جماعت سے رائے لی گئی تو سو فیصدی نے پروگرام کی پسندیدگی کا اظہار کیا اور اِس سوال پر کہ اس نوعیت کے سوال و جواب کا پروگرام ہر کتنے عرصے بعد دوبارہ منعقد کیا جانا چاہئے تو حاضرین نے ہر 3 ماہ بعد اس نوعیت کا پروگرام منعقد کرنے کے بارے میں اپنی رائے دی۔ ان شاءاللہ العزیز آئندہ بھی یہ پروگرام منعقد کیا جاتا رہے گا۔

اس پروگرام کی کُل حاضری 385 تھی۔ ان میں مردوں کی تعداد 140 تھی جبکہ 245 لجنہ و ناصرات نے اس پروگرام میں شرکت کی ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

''مَیں خدا کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ خدا نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام پہنچانا ہے۔'' (دعویٰ مصلح موعود کے متعلق پرشوکت اعلان۔ انوار العلوم جلد 17 صفحہ 161 مطبوعہ ربوہ)



فارنہم بین المذاہب عشائیہ

منعقدہ مورخہ 21 فروری 2025 ایوانِ مسرور، اسلام آباد، یو کے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 21 فروری 2025 بروز جمعہ فارنہم جماعت کو دنیا میں قیام امن کے سلسلہ میں ایک بین المذاہب (Interfaith) عشائیہ کے انعقاد کی توفیق ملی جو کہ ایوانِ مسرور، اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ اس پروگرام کا موضوع دنیا میں قیام امن کے لئے ایمان کا کردار (The role of faith in bring peace in the World) تھا۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل وکرم اور حضور انور ایدہ اللہ کی دعاؤں سے یہ پروگرام ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ اس پروگرام کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

اس پروگرام کے کامیاب انعقاد کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ علاوہ ازیں فارنہم اور اسلام آباد جماعت کے احباب کے ذمہ مختلف امور تفویض کئے گئے۔ مجلس خدّام الاحمدیہ، مجلس انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ، MTA، نیز اسلام آباد ریجن کی دیگر جماعتوں کا تعاون بھی میسر رہا۔ فجز اھم اللہ احسن الجزاء

مقامی احباب جماعت کے رابطوں کے علاوہ فارنہم، آلڈرشاٹ، گلفورڈ وغیرہ کے میئرز، کاؤنسلرز و دیگر معززین کو پروگرام میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ اسی طرح ہندوازم، عیسائیت، یہودیت کے مقامی سرکردہ افراد کو بھی دعوت دی گئی۔ نیز کمیٹی ممبران کے کمیونیٹی دورہ جات اور سوشل میڈیا مارکیٹنگ کی بدولت آنے والے بیرونی مہمانوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔

اس پروگرام کے ماڈریٹر مکرم ہبۃ المحسن عابد صاحب (سیکریٹری تبلیغ جماعت فارنہم) تھے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ طیب احمد صاحب نے کی۔ میئر فارنہم Brodie Mauluka، ہندو لیڈر Rohit Gugung عیسائی پادری Nocholls-Ben Cahill اور اسلام کی نمائندگی میں مکرم ابراہیم اخلف صاحب (سیکریٹری تبلیغ جماعت یو کے) نے حاضرین سے خطاب کیا۔ جبکہ یہودی نمائندہ Rabbi Yechezkel Mandebau نے ویڈیو پیغام بھیجا۔

ان تقاریر کے بعد گزشتہ 20 سال کے دوران سیدنا حضور انور ایدہ اللہ کے قیام امن کے بارہ میں متفرق پروگراموں پر ارشادات پر مشتمل ایک Video Montage چلایا گیا۔ مکرم ڈاکٹر

عطاءالقدوس صاحب (نائب امیر جماعت یوکے) جو کہ مکرم امیر صاحب جماعت برطانیہ کی نمائندگی میں اس پروگرام میں شامل تھے، نے اپنے اختتامی کلمات اور دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام کیا۔جس کے بعد احباب کو کھانا پیش کیا گیا۔

آنے والے تمام معزز مہمانوں کے لئے اسلام آباد اور مسجد مبارک کے Tour کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔جس کے لئے شعبہ تبلیغ کی مستعد ٹیم موجود تھی۔اسی طرح ایوان مسرور میں تراجم قرآن کریم کی نمائش نیز قیام امن کے بارہ میں حضور انور کے ارشادات پر مشتمل ایک نمائش کا انتظام تھا۔ نیز لجنہ اماءاللہ فارنہم اور اسلام آباد کی طرف سے خواتین کے لئے خطاطی، حجاب سٹال اور لٹریچر پر مشتمل سٹال کا اہتمام تھا۔ نیز لجنہ نے اپنے مہمانوں کے لئے الگ Mosque Tour کا بھی انتظام کیا۔

الحمدُ للہ اس پروگرام میں 116 غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی نیز 139 ؍احمدی احباب موجود تھے۔یوں کل حاضری 255 رہی۔

پروگرام کے بعد کئی غیر از جماعت مہمانان نے اپنے تبصرے ریکارڈ کروائے جس میں انھوں نے دنیا میں امنِ عامہ کے قیام کی اہمیت اور اس پروگرام کے تناظر میں جماعت احمدیہ کی کاوشوں کو سراہا اور امید ظاہر کی کہ آئندہ بھی ایسے پروگرامز ہوتے رہیں گے جن سے بین المذاہب تعلقات میں اضافہ اور امن کے قیام میں کوششیں جاری رہیں گی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کے تمام جملہ احباب کی مساعی میں برکت عطا فرمائے اور اس پرگرام کو امن کے راستے میں مشعلِ راہ بننے کی توفیق ملے۔آمین

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

’’مَیں نے دیکھا کہ مَیں ایک جگہ کھڑا ہوں مشرق کی طرف میرا منہ ہے کہ آسمان پر سے مجھے ایسی آواز آئی جیسے گھنٹی بجتی ہے یا جیسے پیتل کا کوئی کٹورا ہو اور اسے ٹھکوریں تو اس میں سے باریک سی ٹن ٹن کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے وہ آواز پھیلنی اور بلند ہونی شروع ہوئی یہاں تک کہ تمام جَوّ میں پھیل گئی۔اس کے بعد مَیں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ آواز متشکل ہو کر تصویر کا چوکٹھا بن گئی۔ پھر اس چوکٹھے میں حرکت پیدا ہونی شروع ہوئی اور اس میں ایک نہایت ہی حسین اور خوبصورت وجود کی تصویر نظر آنے لگی۔تھوڑی دیر کے بعد وہ تصویر ہلنی شروع ہوئی اور پھر یکدم اس میں سے کُود کر ایک وجود میرے سامنے آ گیا اور کہنے لگا مَیں خدا کا فرشتہ ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ مَیں تمہیں سورہ فاتحہ کی تفسیر سکھاؤں۔ مَیں نے کہا سکھاؤ وہ سکھاتا گیا، سکھاتا گیا اور سکھاتا گیا یہاں تک کہ جب وہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ تک پہنچا تو کہنے لگا کہ آج تک جس قدر مفسرین گزرے ہیں ان سب نے یہیں تک تفسیر کی ہے لیکن مَیں تمہیں آگے بھی سکھانا چاہتا ہوں۔ مَیں نے کہا سکھاؤ۔ چنانچہ وہ سکھاتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ ساری سورۃ فاتحہ کی تفسیر اس نے مجھے سکھا دی‘‘۔

(الموعود۔انوارالعلوم۔جلد 17 صفحہ 570)

سکاٹ لینڈ ریجن میں نئے سال کا
تہجد سے آغاز

ارشد محمود خاں

امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سکاٹ لینڈ ریجن کی مختلف جماعتوں نے اپنے نئے سال کا آغاز تہجد سے کیا جس کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے:

جماعت احمدیہ گلاسگو نارتھ وساؤتھ: مسجد بیت الرحمٰن گلاسگو میں دونوں جماعتوں کا اکٹھا نماز تہجد، فجر، درس اور ناشتے کا انتظام کیا گیا جس میں 112 مرد اور 74 لجنہ وناصرات نے شرکت کی۔ نماز فجر کے بعد دونوں جماعتوں کے خدام نے ایک مختصر وقار عمل کا بھی انتظام کیا جو موسم کی خرابی کی وجہ سے زیادہ دیر جاری نہ رہ سکا۔ نمازوں کی امامت مکرم فخر احمد آفتاب صاحب مربی ٔسلسلہ گلاسگو نے کی۔

جماعت احمدیہ ایڈنبرا و فائف: ایڈنبرا کے مقامی علاقے روسائتھ میں نماز تہجد، فجر اور درس کا انتظام کیا گیا جس میں ایڈنبرا اور اس کے ملحقہ علاقہ جات سے 19 احباب نے شرکت کی۔ نماز فجر کے بعد وقار عمل کا انتظام موسم کی شدید خرابی کی وجہ سے نہ ہوسکا اور دوستوں کیلئے ناشتہ کا انتظام کیا گیا۔ نمازوں کی امامت حلیم احمد خان صاحب نے کی۔

جماعت احمدیہ ڈنڈی: مسجد محمود ڈنڈی میں نماز تہجد، فجر اور درس کا انتظام کیا گیا جس میں گیارہ مرد اور ایک لجنہ نے شرکت کی، جس کے بعد ناشتہ کا انتظام کیا گیا۔ نمازوں کی امات مکرم داؤد احمد قریشی صاحب مربی ٔسلسلہ ڈنڈی نے کی۔







حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دو چند ہوتی اس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آسکتا۔ بلکہ صریح دلی انصاف ہر یک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسے عالی درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخص آدمی کے تولّد پر مشتمل ہے، انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 101 مطبوعہ ربوہ)

ہارٹلے پول میں نیو ایئر ڈے کی مناسبت سے گلیوں کی صفائی





برطانیہ میں جماعت احمدیہ کی یہ ایک طویل عرصے سے روایت بن چکی ہے کہ ملک بھر کی تمام ذیلی تنظیمیں نئے سال کے دن گلیوں کی صفائی میں مدد کرتی ہیں، خاص طور پر اس رات کے بعد جب پچھلی رات سال نو کا جشن منایا جاتا ہے۔ یہ کام تہجد اور فجر کی نمازوں کے فوراً بعد شروع کیا جاتا ہے، جو نئے سال کا آغاز کرتی ہیں۔ اس بار بھی یہ معمول سے مختلف نہیں تھا۔

ہارٹلے پول کی جماعت ہمیشہ اس میں حصہ لیتی ہے، اور اس سال ہماری کوششوں کی قیادت مقامی قائد عیکان خان نے کی، جنہوں نے کہا کہ یہ کوششیں خدمت اور صفائی کے اسلامی اقدار کی عکاسی کرتی ہیں۔ انہوں نے وضاحت کی کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے: ”اور آپس میں احسان (کا سلوک) بھول نہ جایا کرو“ (2:238)، اور ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ہمیں سکھایا ہے کہ ”صفائی ایمان کا حصہ ہے۔“ انہوں نے مزید کہا:

”یہ اقدام جو پچھلے 15 سالوں سے خدام الاحمدیہ کے ذریعے پورے ملک میں کیا جا رہا ہے، سال کا ایک بامعنی آغاز رہا ہے، اور ہم پورے سال اپنی کمیونٹی کی خدمت جاری رکھنے کی امید رکھتے ہیں۔“

نوجوان اراکین کے کچھ تاثرات نے اس اقدام کی اہمیت کو واضح کیا جیسا کہ وہ سمجھتے ہیں۔ 9 سالہ فراس خرم نے کہا:

یہ ایک بڑی نعمت تھی کہ میں اپنے خاندان کے ساتھ تہجد کی نماز پڑھنے کے لیے اٹھا۔ مجھے مسجد میں تیار کی گئی حلوہ پوری بہت پسند آئی۔ وقارِ عمل کا بہت مزہ آیا، اور میں نے اپنے والد صاحب کی باورچی خانے میں مدد کی۔ گھر پر میں نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام ایک خط لکھنا شروع کیا تا کہ نئے سال کے لیے دعا کی درخواست کروں۔“

10 سالہ سید منیب احمد نے بھی اسی طرح کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

”نیو ایئر کلین اپ واقعی بہت اچھا تھا، اور بہت سے لوگوں نے اس میں حصہ لیا۔ صبح کی نماز میں میں نے ایک مبارک اور پرامن سال کے لیے دعا کی۔ اس کے بعد ہم نے گلیوں کی صفائی کی، اور مجھے حیرت ہوئی کہ کتنا زیادہ کوڑا تھا! یہ ایک واقعی حیرت انگیز اور بہت اچھا موقع تھا کہ ہم سب نے مل کر جشن منایا۔“

13 سالہ سید مفیز احمد نے کہا: ”نیو ایئر کے واقعات بہت اچھے تھے، جیسے گلیوں کی صفائی، نماز اور کھانا۔ مجھے یہ بھی پسند آیا کہ ہر کوئی نئے سال پر اللہ کو یاد کر رہا تھا اور ایک دوسرے کے ساتھ مل رہا تھا۔ ہم نے ہارٹلے

پول کی کمیونٹی کی گلیوں کی صفائی کے ذریعے مدد بھی کی۔"
ہارٹلے پول کے مقامی صدر، بلال ایٹکنسن نے کہا،

"ہمارا مقصد کمیونٹی کے جذبے کو فروغ دینا، نوجوان نسل میں مثبت اقدار کو پروان چڑھانا، اور ایک صحت مند، صاف اور ہم آہنگ ماحول کو برقرار رکھنے میں اجتماعی کوششوں کی اہمیت کے بارے میں آگاہی پیدا کرنا ہے۔ ہمیں پختہ یقین ہے کہ محبت، مکالمہ اور باہمی احترام کے ذریعے ہم ایک ایسے معاشرے کی تعمیر کر سکتے ہیں جو امن اور باہم مفاہمت پر مبنی ہو۔ یہ واقعہ انسانیت کی خدمت کے ہمارے وسیع تر عزم کا حصہ ہے، جو ہماری کمیونٹی کے نعرے 'محبت سب کے لیے، نفرت کسی سے نہیں' کے تحت ہے۔"

آخر میں، مقامی مبلغ اور ناصر مسجد کے امام صاحب نے کہا:

ہم سمجھتے ہیں کہ نئے سال کا بہترین آغاز دعاؤں اور کمیونٹی کی خدمت کے ساتھ ہوتا ہے۔ ہم ان لوگوں کے لیے کھانے تیار کرتے رہیں گے جنہیں اس کی ضرورت ہے، اور ہم نے کووڈ کے آغاز سے اب تک 31,000 سے زائد کھانے تیار کیے ہیں، اور ہم سینٹ ایڈنز چرچ اور اینیکس سنٹر کے ساتھ مل کر اس مبارک کام کو جاری رکھنے کی امید رکھتے ہیں۔

یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے نوجوانوں کو قربانیاں دینے کی ترغیب دیں اور ان سرد اور بارش والے دنوں میں باہر نکل کر دعاؤں اور کمیونٹی کی خدمت میں شامل ہوں۔ انصار نے بھی ان کے واپس آنے پر ایک مزیدار کھانا تیار کیا، جس نے اشتراک کے ایک بہترین جذبے کو فروغ دیا۔ صفائی اسلام میں ایک بہت اہم تعلیم ہے، اور کوڑا اٹھانے کے ذریعے یہ ان کے لیے اس تعلیم کو سمجھنے اور کمیونٹی کو فائدہ پہنچانے کا ایک بہترین طریقہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اس قادر اور سچے اور کامل خدا کو ہماری روح اور ہمارا ذرہ ذرہ وجود کا سجدہ کرتا ہے جس کے ہاتھ سے ہر ایک روح اور ہر ایک ذرہ مخلوقات کا مع اپنی تمام قویٰ کے ظہور پذیر ہوا۔ اور جس کے وجود سے ہر ایک وجود قائم ہے۔ اور کوئی چیز نہ اس کے علم سے باہر ہے اور نہ اُس کے تصرف سے۔ نہ اُس کے خَلق سے۔ اور ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اس پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا جو آپ کلام کر کے اپنی ہستی کا آپ ہمیں نشان دیتا ہے اور آپ فوق العادت نشان دکھلا کر اپنی قدیم اور کامل طاقتوں اور قوتوں کا ہم کو چمکنے والا چہرہ دکھاتا ہے۔ سو ہم نے ایسے رسول کو پایا جس نے خدا کو ہمیں دکھلایا۔ اور ایسے خدا کو پایا جس نے اپنی کامل طاقت سے ہر ایک چیز کو بنایا۔ اس کی قدرت کیا ہی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے جس کے بغیر کسی چیز نے نقشِ وجود نہیں پکڑا۔ اور جس کے سہارے کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی۔ وہ ہمارا سچا خدا بیشمار برکتوں والا ہے۔ اور بیشمار قدرتوں والا اور بیشمار حسن والا، احسان والا۔ اُس کے سوا کوئی اور خدا نہیں۔"

(نسیم دعوت روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 363)